بعون صانع بے مکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

الحمد والمنۃ کہ ربع اول فتاوی معتمد مذہب امام اعظم مستند علماء عرب و عجم مفید خواص وعوام فرد گاہ

یعنی

غایۃ الاوطار

ترجمہ اردو

در المختار

جلد اول

مترجمہ مولوی خرم علی صاحب مرحوم بہ تکمیل مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی و تحفظ کاپی رائٹ

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں طبع ہو کر مطبوع ہوا

تو ظاہر او وضو مستقل ہو کذا فی الطحطاوی لکن رجح فی الخانیۃ والفتح والنہر النقض عقوبۃ لہ وعلیہ الجمہور کما فی الذخائر الاشرفیۃ لیکن خانیہ اور فتح اور نہر الفائق مین
وضو ضمنی کے نقض کو راجح کہا ہو ہنسنے والے کو سزا دینے کے واسطے ذخائر اشرفیہ مین کہا کہ جمہور اسی قول پر ہین کہ وضو نہین رہتا صلوۃ کاملۃ بالغ
مذکور پوری نماز پڑھتا ہو وے ہم نماز کامل سے مراد رکوع سجود والی نماز ہو یا جو رکوع وسجود کے قائم مقام ہو چنانچہ اشارہ معذور کا یا سوا کا تو نماز جنازہ
اور سجدہ تلاوت مین قہقہہ سے وضو نہ ٹوٹیگا لیکن وہ نماز اور سجدہ باطل ہوگا ولو عند السلام عمدا فانہا تبطل الوضوء لا الصلوۃ خلافا لزفر کما حررہ
فی الشرنبلالیۃ اگرچہ سلام کے وقت عمدا قہقہہ کیا اسواسطے کہ یہ قہقہہ وضو کو باطل کرتا ہو نہ نماز کو برخلاف زفر کے چنانچہ شرنبلالیہ نے شرح وہبانیہ مین اسکو
لکھا ہو ہم عمدا کی قید اسواسطے لگائی تا خروج بصنعہ محقق ہو تو اس سے نماز باطل نہوئی اور وضو ٹوٹ گیا اسواسطے کہ نماز کے جزو اخیر مین قہقہہ پایا گیا ولو قہقہ
امامہ او احدث عمدا ثم قہقہ المؤتم ولو مسبوقا فلا نقض اور اگر مقتدی کے امام نے قہقہہ کیا یا عمدا حدث کیا پھر مقتدی نے قہقہہ کیا اگرچہ مقتدی مسبوق ہو تو مقتدی کا
وضو نہین ٹوٹا اسواسطے کہ امام کے قہقہہ یا حدث قصدا سے نماز باطل ہوگئی تو مقتدی کا قہقہہ خارج نماز کے واقع ہوا اور خارج نماز کے قہقہہ ناقض نہین
بخلافہ بعد کلامہ عمدا فی الاصح برخلاف اُس قہقہہ مقتدی کے جو واقع ہوا امام کے عمدا کلام کرنے کے بعد قول اصح مین ہم یعنی اگر امام نے قصدا کلام کیا پھر
مقتدی نے قہقہہ مارا تو صحیح تر قول مین مقتدی کا وضو ٹوٹ جاویگا وجہ فرق قہقہہ اور کلام مین یہ ہو کہ کلام قاطع ہو نماز کا نہ مفسد اسواسطے کلام سے
نماز کی شرط یعنی طہارت فوت نہین ہوگئی تو اس سے مقتدی کی نماز فاسد نہوئی تو قہقہہ مقتدی کا نماز کے اندر واقع ہوا لہذا وضو نہ رہا برخلاف قہقہہ امام یا عمدا
حدث کے کہ اُسنے طہارت کو فاسد کردیا تو مقتدی کی بھی نماز فاسد نہوئی تو قہقہہ مقتدی کا بعد نماز کے واقع ہوا تو وضو نہ ٹوٹا کذا فی الطحطاوی ومن مسائل
الامتحان لو نسی الباقی المسح فقہقہ قبل قیامہ للصلوۃ انتقض لا بعدہ لبطلانہا بالقیام الیہا اور آزمائش کے مسئلون سے ایک یہ مسئلہ ہو کہ اگر باقی مثلاً
مسح کرنا سر یا موزے کا بھول گیا پھر اُسنے قہقہہ مارا نماز مین شروع کرنے سے پہلے تو اُسکا وضو ٹوٹ گیا یعنے اسواسطے کہ نماز کے اندر قہقہہ واقع ہوا اور اسواسطے
کہ باقی کا وضو کے واسطے آنا جانا نماز مین داخل ہو اور جو بعد شروع کرنے نماز کے ہنسا تو وضو نہین ٹوٹا بسبب باطل ہوجانے نماز کے نماز کے شروع کرنے سے کیونکہ
نسیان مسح سے طہارت نہوئی تو بے طہارت نماز پڑھنے سے نماز باطل ہوگئی تو قہقہہ خارج نماز کے ٹھہرا ہم یعنے اگر سائل چاہے کہ مسئول کو آزماوے کہ اسکو
علم اس مسئلہ کا ہو یا نہین تو یون پوچھے کہ وہ قہقہہ کونسا ہو کہ جب نماز کے اندر واقع ہو تو ناقض نہو اور جب خارج نماز کے صادر ہو تو ناقض ہو حالانکہ امر
بالعکس ہو کذا فی الطحطاوی ومباشرۃ فاحشۃ بتماس الفرجین ولو بین المرأتین والرجلین مع الانتشار للجانبین المباشر والمباشر ولو بلا بلل علی المعتمد
اور ناقض وضو ہو کھلی مباشرت دونون شرمگاہون کے بھڑ جانے سے اگرچہ یہ امر دو عورتون مین واقع ہو یا دو مردون مین استادگی کے ساتھ جانبین یعنی
لگانے والا اور جسکے لگا یا دونون کے وضو کی ناقض ہو اگرچہ مباشرت مذکورہ مین مذی کی تراوت نہو بنابر معتمد قول کے ہم یہ قول شیخین کا ہو اور محمد رح نے کہا کہ مباشرت
فاحشہ ناقض نہین جبتک کچھ نہ نکلے اور صاحب حقائق نے اسکو صحیح کہا ہو لیکن یہ تصحیح معتمد نہین اسلیے کہ تحفہ مین تصریح کی چنانچہ اسکو شارح منیہ نے نقل کیا کہ
شیخین کا قول صحیح ہو اور یہی قول متون فقہ مین مذکور ہو کذا فی الطحطاوی عن البحر مین کہتا ہون فتاوی عالمگیری مین جو ینابیع سے محمد رح کے قول پر فتوی اور
نصاب سے تصحیح اسکی نقل کی ہو وہ بھی بقول صاحب بحر متون کے مخالف ہونے سے لائق اعتماد کے نہین قنیہ مین ہو کہ عورت کے وضو ٹوٹنے مین انتشار آلہ مرد
معتبر نہین کذا فی العالمگیریۃ لا ینقضہ مس ذکر لکن یغسل یدہ ندبا نہین توڑتا وضو کو نائرہ کا چھونا لیکن مستحب ہو کہ ہاتھ دھو ڈالے ہم بُسرہ بنت صفوان
کی حدیث مین مس ذکر سے نقض وضو مذکور ہو اور طلق بن علی عن ابیہ کی حدیث مین جسکو سوائے ابن ماجہ کے اصحاب سنن نے روایت کیا ہو نقض وضو مذکور نہین
ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث اصح اور احسن ہو اور یحیی بن معین وغیرہ نے بسرہ بنت صفوان کی حدیث کو ضعیف کہا ہو کذا فی الطحطاوی مختصرا وامرأۃ وامرد اور ناقض
وضو نہین عورت کا چھونا اور لڑکے بے ریش کا ہم امام شافعی رح کے نزدیک عورت کا چھونا ناقض وضو ہو بدلیل قولہ تعالی (او لامستم النساء) ہماری دلیل یہ ہو کہ

م یعنی نماز سے باہر آنا
م یعنی نماز سے ۱۲
م یعنی ایک یا دو رکعت
کے بعد آکر ملا ہو ۱۲
الفاظ حدیث بسرہ کے یہ ہین
من مس ذکرہ فلیتوضأ
یعنی جو اپنا نائرہ چھوئے
وہ وضو کرے اسکی
حدیث مین وضو سے
مراد ہاتھ دھونا ہو بوجہ
مطابقت حدیث طلق
بن علی کے ۱۲

لمس جب مقارن ہو عورتون سے تو جماع مراد ہوتا ہی اور صحیح مسلم مین حضرت عائشہ رض کا چھونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پانون کا نماز کے اندر ثابت ہی
اور صحیحین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہٹانا عائشہ صدیقہ رض کے پانون کا نماز مین ثابت ہی لکن ینذب للخروج من الخلاف لاسیما للامام لکین وضو کرلینا
مس ذکر اور مس عورت سے مستحب ہی تاکہ باتفاق مجتہدین کے طہارت حاصل ہو خصوصًا امام کے حق مین یعنے اسواسطے کہ امام کے پیچھے موافق اور
مخالف سب نماز پڑھتے ہین تو مقتدیون کی رعایت کرنا خوب بات ہی لکن بشرط عدم لزوم ارتکابہ مکروہ فی مذہبہ لیکن بشرطیکہ ارتکاب مکروہ کا اپنے
مذہب مین لازم نہ آوے م شارح نے استدراک کیا اُس مفہوم سے جو اس کلام سے سمجھا گیا کہ امام کو مراعات مقتدیون کے مذہب کی مستحب ہی خواہ
اس مسئلے مین یا اسکے غیر مین والا اِس مسئلے مین تو اپنے مذہب کے مکروہ کا کچھ بھی ارتکاب نہین کذا فی الطحطاوی عن الحلبی کما لاینقض لو خرج من
اذنہ ونحوہا کعینہ وثدیہ قیح ونحوہ کصدید وماء سُرۃ وغیرہ لابوجع جیسے وضو نہین ٹوٹتا اگر متوضی کے کان سے اور مانند اُسکے چنانچہ اسکی آنکھ یا پستان
سے بدون درد کے پیپ نکلا اور اُسکے مانند چنانچہ زرد آب اور ناف کا پانی وغیرہ یعنی ناف کا پیپ اور زرد آب نکلا ناقض نہوگا بدون درد کے وان خرج
بہ ای بوجع نقض لانہ دلیل الجرح اور اگر پیپ وغیرہ درد کے ساتھ نکلا تو وضو کا ناقض ہوگا اسواسطے کہ درد کے ساتھ نکلنا وجود زخم کی دلیل ہی م بحرالرائق مین
کہا کہ پانی مین یہ تفصیل البتہ خوب ہی اور پیپ اور زرد آب تو بدون زخم کے نہین ہوتا نہرالفائق مین اسکا جواب دیا کہ ممکن ہی کہ زخم چنگا ہو کر پیپ نکلا ہو اور
درد کا نہونا ہی صحت کی علامت ہی فتاوی عالمگیری مین ماتن کی تفصیل کے موافق محیط سے شمس الائمہ حلوانی کا فتوی نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ اسطرح
ذخیرہ اور زیلعی اور سراج وہاج مین مذکور ہی تو صاحب بحر کا شبہ لائق التفات کے نہین رہا فدمع من بعینہ رمد او عمش ناقض فان اکثر صار ذا عذر مجتبے
والناس عنہ غافلون جب معلوم ہوا کہ جو درد کے ساتھ خارج ہو وہ ناقض ہی تو آنسو اُس شخص کا جسکی آنکھ اُٹھنے آئی اور دُکھتی ہی یا ایسی چوندھی اور چیپڑی
کہ اکثر پانی بہا کرتا ہی ناقض وضو ہی اور اگر آنسو بہنا دائمی ہوگیا تو یہ شخص معذور ہوگیا اور معذور کا حکم باب الحیض مین معلوم ہوگا ایسا مذکور ہی مجتبے مین اور
لوگ اِس مسئلے کے حکم سے غافل ہین یعنے اس آنسو کو ناقض وضو نہین جانتے ہین م فقہا نے کہا ہی جسکی آنکھ سے رمد یا عمش سے آنسو جاری ہوا اسکو ہر وقت
نماز کے وضو کرنے کا امر کیا جاوے صاحب بحر نے کہا یہ تعلیل اسکی مقتضی ہی کہ یہ استحباب کا امر ہی صاحب نہر نے کہا بلکہ وجوب کا امر ہی بقرینہ مرض اسیطرح فتح القدیر
مین ہی اور مجتبی مین اسکی وجہ یون بیان کی ہی کہ شاید پلکون کے زخم سے آنسو آتا ہو کذا فی الطحطاوی کما ینقض لو حشے احلیلہ بقطنہ وابتل الطرف
الظاہر ہذا لو القطنہ عالیۃ او محاذیۃ لراس الاحلیل وان تسفلۃ عنہ لاینقض جیسے ناقض وضو ہی اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ مین روئی بھر دی ہو
اور روئی کی ظاہر طرف تر ہوگئی یہ نقض وضو کا حکم اُس صورت مین ہی کہ اگر روئی سوراخ کے سرے سے اونچی ہو یا برابر ہو اور اگر سوراخ کے سرے سے
نیچی ہی اور طرف ظاہر تر ہوجاے تو تر ہونا ناقض نہوگا اسواسطے کہ خروج متحقق نہوا وکذا الحکم فی الدبر والفرج الداخل اور اسی طرح کا حکم ہی مقعد اور
فرج داخلی کی روئی کا یعنی اگر وہان کی روئی وغیرہ اونچی یا برابر ہی تو طرف ظاہر کے تر ہونے سے وضو ٹوٹیگا ورنہ وضو قائم ہی م غنیۃ المصلی مین ہی کہ اگر
روئی یا کپڑا فرج خارج مین ہی اور تر ہوگیا تو وضو ٹوٹا نافذ ہو یا نہ ہو کذا فی الطحطاوی وان ابتل الطرف الداخل لاینقض اور اگر روئی وغیرہ کی
اندر کی طرف تر ہوگئی تو ناقض وضو نہین ولو سقطت فان رطبۃ انتقض والالا اگر روئی وغیرہ ساقط ہوئی یعنے گر پڑی تو اگر تر ہی تو وضو ٹوٹا
اور اگر تر نہین تو نہین ٹوٹا وکذا لو ادخل اصبعہ فی دبرہ ولم یغیبہا اور اسی طرح کا حکم ہی اگر انگلی مقعد مین داخل کی اور ساری انگلی غائب نہین کی
یعنی اگر تر نکلی تو وضو ٹوٹا اور اگر خشک نکلی تو نہین ٹوٹا فان غیبہا او ادخلہا عند الاستنجاء بطل وضوءہ وصومہ پھر اگر انگلی تمام غائب کر دی یا پانی
سے استنجا کرتے داخل کی تو وضو اور روزہ اُسکا باطل ہوگیا م شارح کے کلام مین لف ونشر مرتب ہی تو بطلان وضو کا انگلی غائب کرنے سے
متعلق ہی اور بطلان صوم ادخال حالت استنجاء سے متعلق ہی اسواسطے کہ جب انگلی غائب ہوئی تو ملوث نجاست سے نکلیگی تو وضو باطل ہوگا اور جبکہ استنجا

اور انفصال سب دونون پائے گئے بطریق دفق اور شہوت کے کذا فی الطحطاوی وعند ایلاج حشفة ہی ما فوق ختان آدمی احتراز عن الجنی یعنی اذا لم تنزل و
اذا لم یظهر لها فی صورة الادمی کما فی البحر اور غسل مفروض ہے آدمی کے تمام حشفہ داخل کرنے کے وقت آلہ تناسل مین حشفہ اُسکا نام ہے جو ختنہ کرنے کے مقام
سے اوپر ہے جسکو سپاری کہتے ہین آدمی کا حشفہ کہنا احتراز ہے جن کے حشفہ سے یعنی اگر جن عورت سے جماع کرے اور اُسکے سامنے آدمی کی صورت پر ظاہر نہو اور
جبکہ عورت کو انزال نہو چنانچہ بحر الرائق مین ہے تو عورت پر غسل نہین ہم جب عورت نے کہا کہ میرے ساتھ ایک جن ہے خواب مین آتا ہے بارہا اور مجکو وہ لذت
حاصل ہوتی ہے جو میرے زوج کے جماع سے حاصل ہوتی ہے تو اُسپر غسل نہین بدون انزال کے اور اگر انزال ہوا تو غسل واجب ہے گویا وہ احتلام ہے اور اگر جن آدمی
کی صورت پر ظاہر ہوا تو فقط ادخال حشفہ سے غسل واجب ہوگا انزال ہو یا نہو اسواسطے کہ مدار احکام کا ظاہر پر ہے کذا فی البحر او ایلاج قدرها من مقطوعها او فقد
داخل کرنے بقدر حشفہ کے اُس شخص سے جسکا حشفہ کٹا ہے ولو لم یبق منه قدرها قال فی الاشباه لم یتعلق به حکم ولم اره اور جو بقدر حشفہ کے ذکر سے باقی نرہا اشباہ مین کہا
کہ کوئی حکم اسکے ساتھ متعلق نرہا اور مین نے اُسکو کسی کتاب مین نہین دیکھا ہے یعنی جو احکام کہ حشفہ داخل کرنے سے تعلق رکھتے مین چنانچہ وجوب غسل اور حلال ہونا
مطلقہ کا اور جماع کی قسم مین حانث ہونا یا نہونا اس صورت مین باقی نہ رہے سید علی مقدسی نے کہا کہ قدر حشفہ کی تقلید کے مفہوم سے یہ نکلتا ہے کہ اُسکے ساتھ کچھ حکم
متعلق نرہا اور عند السوال اسی کا فتوی دیا جاوے کذا فی الطحطاوی فی احد سبیلی آدمی حی یجامع مثله سیجی محترزه غسل فرض ہوتا ہے حشفہ داخل کرنے سے
ایک راہ مین دو راہون سے کہ قبل اور دبر ہے اُس زندہ آدمی کی کہ ویسی کا جماع ہو سکتا ہے اور قیود ثلثہ مین سے ہر قید کا محترز آگے آویگا یعنی آدمی کی قید سے جانور سے
احتراز ہوا اور زندہ کی قید سے مردہ نکل گیا اور قابل جماع کی قید سے صغیر غیر قابل جماع خارج ہوا ہم اور بمجرد غائب ہونے حشفہ بدون انزال کے غسل کے واجب ہونے
پر بہت احادیث دلیل ہین از انجملہ ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے صحیح بخاری اور مسلم مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کی چار شاخون مین
اور چھوا ایک ختان یعنی ختنہ گاہ نے دوسرے ختان کو تو البتہ غسل واجب ہو گیا مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اگرچہ اُسکو انزال نہوا ہو اور یہ جو مسلم کی حدیث ہے کہ انما
الماء من الماء سو احتلام پر محمول ہے چنانچہ جامع ترمذی مین عبد اللہ بن عباسؓ سے بتصریح مروی ہے کذا فی العینی علیهما ای الفاعل والمفعول لو کانا مکلفین دونون پر
غسل فرض ہے یعنی فاعل اور مفعول پر بشرطیکہ فاعل اور مفعول دونون مکلف ہون یعنی عاقل بالغ مسلمان ہون ولو احدهما مکلفا فعلیه فقط اور اگر دونون مین سے
ایک مکلف ہو یعنی دوسرا صغیر یا مجنون تو صرف مکلف پر غسل واجب ہے دون المراهق لکن یمنع من الصلوة حتی یغتسل غسل فرض نہین مراہق پر لیکن وہ نماز
پڑھنے سے روکا جائیگا یہانتک کہ نہاوے ہم مراہق وہ صغیر ہے کہ ہنوز بالغ نہین قریب باحتلام ہے ویومر به ابن عشر تادیبا اور دس برس کے لڑکے کو غسل کرنے کا
امر کیا جائے ادب سکھانے کو تا طہارت کی اُسکو عادت ہو جیسے نماز کا اُسکو امر کیا جاتا ہے ہم دس برس کے صغیر نے جماع کیا عورت بالغہ کا تو عورت پر غسل ہے صغیر پر
نہین لیکن عادت پڑنے کے واسطے اُسکو غسل کرنے کا امر ہوگا کذا فی العالمگیریة عن المحیط وان وصلیة لم ینزل منیا بالاجماع ادخال حشفہ سے مکلف پر غسل فرض ہے
بالاجماع اگرچہ اُسنے منی نہین ٹپکائی ہم عالمگیری مین محیط سے منقول ہے کہ یہی مذہب ہے ہمارے علما کا اور یہی صحیح ہے چنانچہ فتاوی قاضی خان مین ہے یعنی لو فی دبر غیره
اما فی دبر نفسه فرجح فی النهر عدم الوجوب الا بالانزال یعنی دبر مین حشفہ داخل کرنے سے اُسوقت غسل فرض ہوتا ہے کہ غیر شخص کی دبر مین داخل کرے اور اگر اپنی دبر
مین حشفہ داخل کیا سو نہر الفائق مین عدم وجوب غسل کو ترجیح دی ہے بدون انزال کے ہم نہر الفائق مین کہا کہ اعتماد کے لائق عدم وجوب ہے مگر بانزال اسواسطے
کہ وہ اولی ہے صغیرہ اور میتہ سے تصور لذت مین ولا یرد الخنثی المشکل فانه لا غسل علیه بالایلاج فی قبل او دبر ولا علی من جامعه الا بالانزال لان الکلام فی حشفة
و سبیلین محققین اور مصنف پر خنثی مشکل کا اعتراض وارد نہین ہوتا اسواسطے کہ اُسپر غسل واجب نہین حشفہ داخل کرنے سے قبل یا دبر مین اور نہ اُس شخص پر جو خنثی مشکل
سے جماع کرے مگر انزال سے البتہ غسل ہے اسواسطے کہ مصنف کا کلام حشفہ واقعی اور اُس قبل اور دبر مین ہے جو بلا شبہہ محقق اور ثابت ہین ہم یعنی مصنف کے اس قول پر کہ حشفہ داخل
ہونے سے احد السبیلین مین مکلف پر غسل واجب ہوتا ہے خنثی مشکل کے فاعل اور مفعول ہونے سے عدم وجوب غسل کا اعتراض وارد نہوگا اسواسطے کہ خنثی مشکل کا حشفہ اور فرج

نہ دیکھیگا وکذا المرأۃ مثل الرجل علے المذہب اور اسی طرح عورت کا حکم ہی مرد کے مانند بنابر معتمد مذہب کے یعنی بدون دیکھنے رطوبت کے احتلام یاد ہونے سے
عورت پر غسل نہین جیسے مرد پر غسل نہین طحطاوی نے کہا یہی مذہب معتمد ہی سب کے نزدیک اور وہ جو محمد رح سے روایت ہی عورت کے وجوب غسل کی وہ اعتماد
کے لائق نہین شمس الائمہ حلوائی نے کہا کہ ہم اُس روایت کو نہین لیتے ہین انتہی مصنف نے اپنی شرح مین کہا اور اس مسئلہ کی دلیل وہ حدیث ہی جو بخاری اور مسلم
مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ام سلیم ابو طلحہ کی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ مجھکو احتلام ہوا یا رسول اللہ حق تعالی شرم نہین کرتا
حق سے کیا عورت پر غسل ہی جبکہ اسکو احتلام ہو فرمایا کہ ہان جبکہ وہ پانی کو دیکھے یعنے جبکہ منی نظر آدے نووی نے شرح مہذب مین اسپر اجماع نقل کیا ہی اگر
کوئی کہے کہ تمھارے مذہب مین مفہوم شرط کا معتبر نہین ہم جواب دینگے کہ حکم غسل کا معلق بشرط ہی تو غسل کا حکم منعدم ہوا عدم اصلی سے اور یہ نہین کہ عدم
شرط کو عدم حکم مین اثر ہی انتہی مافی المنح ملخصا ولو وجد بین الزوجین ماء ولا ممیز ولا تذکر ولا نام قبلہما غیرہما اغتسلا اور اگر درمیان زوجہ اور زوج کے
پانی یعنی منی یا مذی پائی گئی یعنی بستر پر ننگے سوتے تھے جب بیدار ہوئے تو بستر پر منی یا مذی پائی اور تمیز کی کوئی وجہ نہین جس سے مرد یا عورت کی منی ممتاز ہو
اور نہ دونون کو احتلام یاد ہی اور نہ اُن دونون سے پہلے کوئی اور شخص اُس بستر پر سویا تھا تو دونون پر نہانا واجب ہی احتیاطا کذا فی الخانیہ وجہ تمیز کی
یہ ہی کہ مرد کی منی سفید اور گاڑھی ہوتی ہی اور عورت کی منی پتلی اور زرد اور مرد کی منی طول مین واقع ہوتی ہی اور عورت کی عرض مین تو جسکی علامت پائی جاویگی
اسپر غسل لازم ہوگا اور جسکو احتلام یاد ہوگا اُسپر غسل لازم ہوگا اور جو اُس بستر پر اول کوئی سویا ہوگا اور منی خشک ہوگی تو ظاہر اکسی پر زوجین سے
غسل واجب نہوگا کذا فی البحر بخلاف حشفۃ او قدرہا ملفوفۃ بخرقۃ ان وجد لذۃ الجماع وجب الغسل والا لا علی الاصح والاحوط الوجوب حشفہ
کپڑے مین لپیٹا ہوا قبل یا دُبر مین داخل کیا یا بقدر حشفہ مقطوع الحشفہ نے اسی طرح داخل کیا اگر لذت جماع کی پائی تو نہانا واجب ہوا کذا فی المنح اور اگر
لذت اور گرمی نہین پائی تو غسل واجب نہین بنابر اصح قول کے اور زیادہ تر احتیاط ہی غسل کے واجب ہونے مین دونون صورتون مین لذت
حاصل ہو یا نہو کذا فی النہر وعند انقطاع حیض ونفاس ہذا وما قبلہ من اضافۃ الحکم الی الشرط ای یجب عندہ لا بہ بل بوجوب الصلوۃ او ارادۃ ما لا یحل کما مر اور
غسل فرض ہی حیض و نفاس کے منقطع ہونے کے وقت شارح نے کہا یہ یعنی انقطاع حیض و نفاس اور جو اس سے پہلے مذکور ہو چکا یعنی خروج منی
اور ادخال حشفہ اور رویت مستیقظ وہ من قبیل نسبت کرنے حکم کے ہی طرف شرط کے یعنی غسل واجب ہی خروج منی اور ادخال حشفہ اور رویت مستیقظ
اور انقطاع حیض اور نفاس کے اوقات مین نہ ان اشیا کے سبب سے بلکہ غسل واجب ہی بسبب واجب ہونے نماز کے یا بسبب ارادہ کرنے اُس
فعل کے جو بدون غسل کے حلال نہین چنانچہ تلاوت قرآن مثلا جیسا کہ مسائل وضو مین گذر گیا ام یعنے فقہ کی جن کتابون مین خروج منی وغیرہ کو
غسل کا سبب کہا ہی تو وہان حکم کو شرط کی طرف نسبت کیا ہی کیونکہ امور مذکورہ سبب غسل کے نہین ہین بلکہ غسل کی شروط ہین اور غسل کا
سبب تو فی الحقیقۃ وجوب صلوۃ ہی یا ارادہ تلاوت قرآن مثلا لا عند مذی وودی غسل فرض نہین مذی اور ودی کے نکلنے کے وقت اور
مستیقظ کو جو مذی کے دیکھنے سے غسل لازم ہوتا ہی تو اس احتمال سے کہ بدن کی یا ہوا کی گرمی سے منی رقیق ہو گئی بل الوضوء منہ ومن البول
جمیعا علی الظاہر بلکہ وضو لازم ہی ودی اور بول دونون سے بنابر ظاہر الروایۃ کے م اور اسکا نظیر رعاف بعد البول ہی یا بول بعد الرعاف
تو اگر قسم کھائی وضو نکریگا رعاف سے پھر اُسکو رعاف ہوئی پھر پیشاب کیا یا اسکے بالعکس تو وضو دونون سے ثابت ہوگا اور وہ شخص حانث
ہوگا اگر کوئی کہے کہ کیا فائدہ ہی ودی سے وضو کے واجب کہنے مین اور حالانکہ بول سابق سے تو وضو واجب ہوگیا اسکے پانچ جواب بحر الرائق مین
مذکور ہین از انجملہ ایک جواب یہ ہی کہ جسکو سلس البول کی بیماری ہو تو اُسکا وضو ودی سے ٹوٹیگا نہ پیشاب سے اور از انجملہ یہ ہی کہ جسنے وضو کیا
بعد بول کے ودی نکلنے سے پہلے تو اب ودی سے وضو واجب ہوگا اور از انجملہ وہ جواب ہی جو شارح نے ذکر کیا کذا فی الطحطاوی مختصرا

ولا عند ادخال اصبع ونحوہ کذکر غیر آدمی وذکر خنثٰی ومیت وصبی لایشتہی ومایصنع من نحو خشب فی الدبر او القبل علی المختار اور فرض نہین نہانا
وقت داخل کرنے انگلی اور اُسکے مانند کے چنانچہ آدمی کے سوا کسی جانور کا ذکر اور خنثٰی اور میت اور اُس صغیر کا ذکر جسکو شہوت نہین ہوتی
اور جو چیز آلت کے مانند بنائی جاتی ہو لکڑی وغیرہ سے یعنی بدکار عورتین شہوت رانی کیواسطے بناتی ہین جسکو اہل ہند سبورا کہتے ہین تو ان
اشیا کے قبل یا دبر مین داخل کرنے سے غسل لازم نہین بنا بر قول مختار کے م دُبر مین تو ترجیح متفق ہی مگر قبل مین ترجیح مختلف ہی اسواسطے کہ شیخ الاسلام
ابو سعود نے نوح آفندی کے کلام سے نقل کیا ہی کہ ادخال قبل مین وجوب غسل کا مختار ہی جبکہ عورت شہوت رانی کا قصد کرے یعنی بدون انزال کے بھی
غسل واجب ہی اسواسطے کہ عورتون مین شہوت غالب ہوتی ہی تو سبب کو مقام مسبب کے قائم کیا کذا فی الطحطاوی ملخصًا ولا عند وطی بہیمۃ او میتۃ
او صغیرۃ غیر مشتہاۃ اور فرض نہین نہانا زندہ یا مردہ جانور کے جماع سے اور نہ اُس صغیرہ کے جماع سے جو شہوت کے لائق نہین م یہ محترز ہی
اُس قول سابق کا کہ زندہ آدمی قابل شہوت کے احد السبیلین مین ادخال حشفہ سے نہانا فرض ہوتا ہی زندہ آدمی کی قید سے جانور زندہ اور مردہ نکل گیا
اور قابل شہوت کے قید سے صغیرہ غیر مشتہاۃ خارج ہوگئی بان تصیر مفضاۃ بالوطی صغیرہ غیر مشتہاۃ یعنی قابل شہوت نہونا اسطرح پر ہی کہ جماع کرنے
سے درمیان کا پردہ پھٹ کر دونون راہین یعنی قبل اور دبر ایک ہو جاوین وان غابت الحشفۃ جانور وغیرہ کے جماع سے غسل نہین اگرچہ حشفہ اندر
چھپ جاوے ولا ینتقض الوضوء فلا یلزم الا غسل الذکر قہستانی عن النظم اور ایسے جماع سے وضو نہین ٹوٹتا تو سوائے آلت دھو ڈالنے کے کوئی چیز
لازم نہین آتی ایسا نقل کیا ہی قہستانی نے نظم سے ویجیٔ ان رطوبۃ الفرج طاہرۃ عندہ فتنبہ اور آگے آویگا کہ رطوبت فرج کی پاک ہی امام کے
نزدیک تو ہوشیار ہو جا کہ جماع صغیرہ غیر مشتہاۃ کے جماع سے آلت کا دھونا صاحبین کے قول پر ہی نہ امام کے قول پر اور یہ اختلاف فرج داخل مین ہی اسواسطے
کہ فرج خارج کی رطوبت بالاتفاق طاہر ہی اس دلیل سے کہ امام اور صاحبین کے نزدیک اسکا دھونا وضو مین سنت ہی اور اگر نجس ہوتی صاحبین کے نزدیک
تو دھونا فرض ہوتا کذا فی الحلبی بلا انزال لقصور الشہوۃ اشیاء مذکورہ مین بدون انزال کے غسل لازم نہین لذت کے ناقص ہونے کی وجہ سے م یہ علت
ہی اشیاء ما تقدم کی عدم وجوب غسل کی یعنی لذت کامل ہوتی ہی مرغوب بالطبع کے جماع سے یا انزال سے پھر جب محل مرغوب نہوا تو بدون انزال کے
کمال لذت نہین اما بہ فیحال علیہ اور انزال ہونے کے ساتھ تو غسل کا واجب ہونا انزال ہی پر حوالہ کیا جائیگا یعنی اسوقت مین انزال ہی منظور الیہ اور مقصود
فی الوجوب ہوگا جیسے محال علیہ مقصود بالمطالبہ ہوتا ہی کذا فی الطحطاوی کما لا غسل لو اتی عذراء ولم یزل عذرتہا بالضم فسکون البکارۃ فانہا
تمنع التقاء الختانین الا اذا حبلت لانزالہا وتعید ما صلت قبل الغسل کذا قالوا چنانچہ غسل لازم نہین جو باکرہ سے جماع کیا اور اُسکی بکارت قائم رہی اسواسطے
کہ بکارت مرد اور عورت کے ختنہ گاہون کے ملنے سے یعنی فرج مین دخول حشفہ سے مانع ہی مگر جبکہ باکرہ اس وطی سے حاملہ ہو گئی تو غسل لازم ہوگا
عورت کے انزال ہونے کی وجہ سے یعنے اسواسطے کہ بدون انزال جانبین کے حمل متحقق نہین ہوتا اور باکرہ بعد حمل کے ان نمازون کو پھر پڑھے
جو غسل کرنے سے پہلے پڑھ چکی ایسا کہا ہی علماء مذہب نے شارح نے کہا عذرۃ بضم عین وسکون ذال معجمہ عبارت ہی بکارت سے م اعادہ نماز کی یہ
وجہ ہی کہ حمل کے بعد ظاہر ہو گیا کہ اُسنے بدون طہارت کے نماز پڑھی وفیہ نظر لان خروج منیہا من فرجہا الداخل شرط لوجوب الغسل علی المفتی بہ
ولم یوجد قالہ الحلبی اور قول مذکور سے وجوب غسل مین اعتراض ہی اسواسطے کہ عورت کی منی کا نکلنا فرج داخل سے وجوب غسل کی شرط ہی بنا بر
قول مفتی بہ کے اور وہ یہان پایا نہین گیا ایسا کہا حلبی نے م یعنے جبکہ خروج منی کا نہوا تو اُسپر غسل واجب نہین اگرچہ حمل رہگیا ہو الحاصل باکرہ پر
غسل واجب نہین ہوتا مطلقًا اگرچہ وہ حاملہ ہو جاوے اسواسطے کہ قول اصح یہ ہی کہ اُسپر وجوب غسل کا انزال سے اُسوقت ہوتا ہی جبکہ منی
فرج داخل سے فرج خارج کی طرف نہ پہونچے اور مرد پر تو غسل لازم ہوگا اسلیے کہ ظہور حمل کا علامت ہی مرد کے انزال کی اگرچہ اُسکو معلوم نہو

۹
حشفہ اگر اندر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ [illegible]
[illegible] ۱۲